بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکروہ وقت میں نفل پڑھ لئے تو ان کی قضا کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی کو ریاض الجنۃ کا پرمٹ ملا، جس پہ فجر کے بعد کی ٹائمنگ تھی، فجر کی نماز کے بعد انہوں نے نوافل پڑھ لیے، بعد میں ان کو یہ احساس ہوا کہ فجر کی نماز کے بعد تو نوافل نہیں پڑھ سکتے، تو کیا یہ نوافل ہو گئے؟ اب ان کا کیا حکم ہے؟

جواب

فجر کی نماز کے بعد، فجر کے ٹائم میں جو نوافل پڑھے، ان کو دوبارہ پڑھنا واجب نہیں، لیکن فجر کے وقت میں نفل پڑھنا جائز نہیں تھا، اس لیے اس گناہ سے توبہ کرنا لازم ہے، ان کو چاہیے تھا کہ اس وقت میں ذکرواذکار و تلاوت اور دعا میں مشغول رہتے، پھر جب طلوع آفتاب کو کم از کم بیس منٹ ہو جاتے، تو اب نوافل پڑھتے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے، اس لیے اگر کسی نے شروع کر لیے، تو اس پر انہیں توڑنا، اور کامل وقت میں ان کی قضا کرنا واجب ہے، لیکن اگر اس نے اسی طرح مکمل کر لیے، تو نفل ادا ہو گئے، اور مکروہ وقت میں ادا کرنے کی وجہ سے گنہگار ضرور ہو گا، لیکن اس پر ان کی قضا واجب نہیں؛ کیونکہ مکروہ وقت میں شروع کرنے سے جس صفت کے ساتھ اس پر واجب ہوئے تھے، اس نے اسی صفت کے ساتھ اسے ادا کر لیا ہے۔

اس کی نظیر یہ ہے کہ تین اوقات مکروہہ (طلوع آفتاب، زوالِ آفتاب اور غروب آفتاب کے اوقات) میں کراہت زیادہ شدید ہے، اس کے باوجود اگر کوئی شخص ان اوقات میں نفل شروع کر کے مکمل کر لے، تو گنہگار تو ہو گا، لیکن اس پر ان نوافل کی قضا واجب نہیں، اور یہاں (فجر کے بعد کے مکروہ وقت میں) تو کراہت اس سے کم ہے، لہذا یہاں بدرجہ اولی قضا کا حکم نہیں ہو گا۔

فجر کی نماز کے بعد نوافل پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، جیسا کہ درمختار میں علامہ علاؤالدین علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”کرہ نفل... بعد صلاۃ فجر“ یعنی فجر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”والکراھۃ ھنا تحریمیۃ“ ترجمہ: یہاں کراہت سے مراد کراہتِ تحریمی ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، جلد 2، صفحہ 44،45، مطبوعہ: کوئٹہ)

فجر کے بعد نفل شروع کر لیے تو تین اوقات مکروہہ کی طرح یہاں بھی انہیں توڑنا اور کامل وقت میں قضا کرنا واجب ہے، جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”واعلم أن الأوقات المکروھۃ نوعان: الأول الشروق والاستواء والغروب. والثاني ما بین الفجر والشمس، وما بین صلاۃ العصر إلی الاصفرار، فالنوع الأول لا ینعقد فیہ شيء من الصلوات التي ذکرناھا إذا شرع بھا

فیہ، وتبطل إن طرأ علیھا إلا صلاۃ جنازۃ حضرت فیھا وسجدۃ تلیت آیتھا فیھا وعصر یومہ والنفل والنذر المقید بھا وقضاء ما شرع بہ فیھا ثم أفسدہ، فتنعقد ھذہ الستۃ۔۔۔لکن مع وجوب القطع والقضاء في وقت غیر مکروہ: والنوع الثاني ینعقد فیہ جمیع الصلوات التي ذکرناھا من غیر کراھۃ، إلا النفل والواجب لغیرہ فإنہ ینعقد مع الکراھۃ، فیجب القطع والقضاء في وقت غیر مکروہ" ترجمہ: **تو جان کہ مکروہ اوقات دو طرح کے ہیں: (1) پہلی قسم: طلوعِ آفتاب، زوال آفتاب اور غروب آفتاب کے اوقات ہیں۔ (2) اور دوسری قسم: طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان اور عصر کی نماز سے سورج زرد ہونے تک کے اوقات ہیں۔ پس پہلی قسم (طلوعِ آفتاب، زوال آفتاب اور غروب آفتاب کے اوقات) میں مذکورہ کسی بھی قسم کی نماز شروع کرلی تو منعقد نہیں ہوگی، اور (پہلے سے) نماز پڑھتے ہوئے ان اوقات میں سے کوئی وقت آگیا تو نماز باطل ہوجائے گی، سوائے: (1) اسی وقت میں حاضر کردہ میت کی نماز جنازہ کے، (2) اور اسی وقت میں تلاوت کی گئی آیت سجدہ کے، (3) اور اس دن کی عصر کے، (4) اور نفل نماز کے، (5) اور اسی وقت کے ساتھ مقید نذر کے، (6) اور سوائے اس نماز کے جو اسی وقت میں شروع کی پھر اسے فاسد کردیا، کہ یہ چھ چیزیں منعقد ہوجائیں گی، لیکن انہیں توڑنا اور غیر مکروہ وقت میں قضا کرنا واجب ہے۔ اور دوسری قسم (طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان اور عصر کی نماز سے سورج زرد ہونے تک کے دورانیے) میں مذکورہ تمام نمازیں بلاکراہت منعقد ہوجائیں گی، سوائے نفل اور واجب لغیرہ کے، کہ یہ کراہت کے ساتھ منعقد ہوں گے، لہذا انہیں توڑنا اور کامل وقت میں قضا کرنا واجب ہے۔** (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوۃ، جلد2، صفحہ 42، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر اوقات ثلاثہ میں نفل نماز توڑنے کی بجائے نماز مکمل کرلی تو گنہگار ہوگا لیکن قضا واجب نہیں، جیسا کہ غنیۃ المستملی میں ہے: "ولکن مع ھذا لولم یقطع بل تمم شفعا فقد اساء، لمخالفۃ النھی الواجب الامتثال ویکون آثما کتارک الواجب بالامر ومع ھذا لا شیء علیہ ای لیس علیہ قضاء تلک الصلوۃ لانہ قد اتی بھا کما وجبت علیہ۔ ولو شرع فی النافلۃ فی الوقتین ای بعد طلوع الفجر الی طلوع الشمس وبعد صلاۃ العصر الی تغیرھا ثم افسد لزمہ القضاء، ولا فائدۃ فی افراد ھذا بالذکر اذ قد فھم بالطریق الاولی مما قبلہ لانہ اذا کان بالشروع فی الاوقات الثلاثۃ مع شدۃ الکراھۃ فیھا قد امرہ بالقضاء اذا قطعھا ففیما سواھا بالطریق الاولی" ترجمہ: لیکن اس کے باجود (کہ اس پر شروع کرنے کے بعد توڑنا واجب تھا) اگر اس نے نہ توڑا بلکہ شفع (جفت) میں نفل کو مکمل کرلیا تو اس نے برا کیا، اس نہی کی مخالفت کی وجہ سے جس کی پیروی واجب تھی، اور وہ گنہگار ہوگا، جیسے امر کے ذریعے واجب ہونے والی چیز کو ترک کرنے والا (گنہگار ہوتا ہے)۔ اور اس کے باوجود اس پر کچھ لازم نہیں یعنی اس نفل نماز کی قضا واجب نہیں؛ کیونکہ اس نے اسے اسی صفت پر ادا کیا، جس پر وہ واجب ہوئی تھی (یعنی ناقص واجب ہوئی اور ناقص ہی ادا کیا)۔ اور اگر اس نے ان دو اوقات یعنی طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج متغیر ہونے تک (کے دورانیہ) میں نفل نماز شروع کردی، پھر اسے فاسد کردیا تو اس پر قضا لازم ہے، اور اس بات کو الگ سے ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں؛ کہ اس سے پہلے والی بات سے یہ بدرجہ اولی مفہوم ہورہا تھا؛ کیونکہ مذکورہ بالا تین اوقات میں جب اس نے نفل نماز شروع کرکے توڑ دی تو اسے قضا کا حکم دیا گیا ہے، باوجود اس

کے کہ ان (تین اوقات) میں کراہت کی شدت ہے، لہذا ان تین کے علاوہ بقیہ اوقات میں بدرجہ اولی یہی حکم ہو گا (کہ جب نفل شروع کرکے توڑ دیے، تو اس کی قضا لازم ہو گی۔) (غنیۃ المستملی، وقت الصلوۃ، صفحہ 214، مطبوعہ: کوئٹہ)

جس طرح فجر کے وقت میں شروع کرکے توڑے جانے والے نوافل کا حکم تین اوقات مکروہہ میں شروع کیے گئے نوافل سے بدرجہ اولی اخذ کیا گیا ہے، اسی طرح فجر کے وقت میں شروع کرکے مکمل کیے جانے والے نوافل کا حکم بھی، تین اوقات مکروہہ میں شروع کرکے مکمل کیے گئے، نوافل سے بدرجہ اولی اخذ کیا جائے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4911

تاریخ اجراء: 27 شوال المکرم 1447ھ/16 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net